ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا
عزت مآب جناب عمران شہباز صاحب کا
اسلامی اقدار کے تحفظ اور دینی غیرت وحمیت پر مبنی

یادگار فیصلہ

ترتیب وتحقیق
محمد متین خالد

ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا
عزت مآب جناب عمران شہباز صاحب کا
اسلامی اقدار کے تحفظ اور دینی غیرت وحمیت پر مبنی

یادگار فیصلہ

"جو شخص قادیانی مذہب قبول کرتا ہے، وہ مرتد ہو جاتا ہے"

ترتیب وتحقیق
محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
لکڑ منڈی، سرگودھا
فون: 0301-6361561, 0301-6729986

اللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

دل کی بات

اکتوبر 2021ء میں سرگودھا کی رہائشی ایک خاتون فضہ طارق نے غیر ملکی شہریت کے لالچ میں دین اسلام چھوڑ کر قادیانی مذہب قبول کر کے ارتداد اختیار کر لیا۔ اس معاملہ میں اس کے ماں باپ اور چند دیگر رشتہ داروں نے سہولت کاروں کا کردار ادا کیا۔ معاملہ کی سنگینی کے پیش نظر مجاہد ختم نبوت جناب ملک شفقت عباس اعوان صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا نے فضہ طارق اور اس کے سہولت کاروں کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے تھانہ کینٹ اور ڈسٹرکٹ کمپلینٹ آفیسر/ ڈی پی او سرگودھا کو درخواست دی۔ اس سے پہلے جناب محمد عارف (فضہ طارق کا چچا) نے علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ ''عارف بنام ایس ایچ او تھانہ اربن ایریا'' میں موقف اختیار کیا تھا کہ اس کی بھتیجی فضہ طارق نے قادیانی مذہب قبول کر کے ارتداد اختیار کیا ہے اور اس طرح اس نے مذہبی انتشار پھیلانے اور توہین رسالت ﷺ ایسے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ملزمہ فضہ طارق نے عدالت اور پولیس آفیسر کو اپنا بیان ریکارڈ کرواتے ہوئے قادیانی مذہب قبول کرنے کا برملا اعتراف کیا جو پولیس چالان کی فائل میں لف ہے۔

جناب ملک شفقت عباس کی مذکورہ درخواست پر پولیس حکام نے روایتی تساہل کا مظاہرہ کیا اور ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جس پر ملک صاحب نے مقدمہ کے اندراج کے لیے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 22/A اور 22/B کے تحت ایڈیشنل سیشن جج صاحب کی عدالت سے رجوع کیا۔ یہاں ملک صاحب کے معاونین مجاہدین ختم نبوت جناب محمد بدر عالم شیخ ایڈووکیٹ، جناب راحیل احمد شیخ ایڈووکیٹ اور جناب رانا محمد انور نے اپنے زبردست قانونی دلائل و نظائر میں ثابت کیا کہ ملزمہ فضہ طارق نے ارتداد اختیار کر کے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا ہے، لہٰذا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے درخواست گزار نے ملزمہ اور اس کے سہولت کاروں کو 2 مرتبہ لیگل نوٹس بھیجے کہ شاید ملزمہ تائب ہو جائے اور مرتد ہونے سے باز آ جائے۔ اسلامی فقہ کے مطابق 40 دن کا وقت بھی دیا گیا لیکن ملزمان نے لیگل نوٹس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ارتداد سے تائب ہونے کے لیے مزید 3 دن دیئے گئے اور کہا گیا کہ آپ کے جو بھی شکوک وشبہات ہیں، انھیں ہم جید علماء کی موجودگی اور خوش گوار ماحول میں آپ کو جامع جوابات دینے اور آپ کی مکمل تشفی و تسلی کے لیے حاضر ہیں۔ ملزمان نے نہ صرف اس پیشکش کو ٹھکرا دیا بلکہ وہ اپنے ارتداد سے معمولی سے بھی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ عزت مآب جناب عمران شہباز صاحب ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ قانونی دلائل و نظائر کی سماعت اور متعلقہ ریکارڈ کی مکمل چھان بین کے بعد محترم جج صاحب نے اس پر بڑا جاندار اور ایمان افروز فیصلہ صادر کیا۔ محترم جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا:

”ایک مسلمان جو قادیانیت/مرزائیت قبول کرتا ہے، وہ مرتد ہو جاتا ہے (ایسا شخص جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسے ترک کر دیا ہو) جس کی اسلامی ریاست میں اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اسلام کے دو ایسے بنیادی ستون ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کا انہدام ایسے شخص کا امت سے اخراج جائز بنا دیتا ہے۔ قادیانیت قبول کرنے کے حوالے سے (مدعا علیہ نمبر 3 کا) اعترافی بیان/ سطریں ارتداد کے ثبوت کے لیے کافی ہیں جو ایک (خود) ارادی فعل ہے اور توہین (رسالت ﷺ) کی کوشش ہے اور واضح طور پر مذہبی جذبات برانگیختہ کرنے کا سبب ہے۔ درخواست کے مندرجات قابل دست اندازی جرم دکھا رہے ہیں۔ لہٰذا درج بالا بحث کی روشنی میں یہ درخواست منظور کی جاتی ہے اور ایس ایچ او پولیس اسٹیشن کینٹ سرگودھا کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 154 کے تحت (ملزمان کے خلاف) ایف آئی آر کا اندراج کرے اور قانون کے مطابق کارروائی آگے بڑھائے۔“

معزز عدالت نے ملزمہ فضہ طارق کے ارتداد اختیار کرنے پر پولیس کو اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ جس پر پولیس نے ملزمہ اور اس کے سہولت کاروں کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-A، 295-B اور 295-C کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ مزید براں اس کیس میں عدم توجہی، روایتی غفلت اور مجرمانہ چشم پوشی کے ارتکاب پر پولیس افسران کی خوب سرزنش کی۔

محترم جج صاحب کا یہ تاریخی فیصلہ اسلام اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا محافظ ہے۔ غالباً پاکستان کی تاریخ کا یہ پہلا فیصلہ ہے جس میں قادیانی مذہب قبول کرنے پر کسی کو مرتد قرار دیا گیا ہو اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کا حکم صادر کیا گیا ہو۔ اس تاریخ ساز فیصلہ پر عزت مآب جناب عمران شہباز صاحب ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر مرحلہ زندگی میں کامیاب و کامران فرمائے۔ وکلاء کے علاوہ اس مقدمہ میں مجاہدین ختم نبوت حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، حضرت مولانا محمد خالد عابد، جناب قاضی محمد اسد، جناب پروفیسر عاصم اشتیاق، مولانا عبدالرشید، مولانا حیدر علی حیدر، مفتی جہانگیر حیدر، مولانا ثناء اللہ ایوبی جناب مفتی محمد شفیق، جناب علی حسن قریشی، جناب رانا محمد نعیم، شیخ فیصل الرحمٰن ایڈووکیٹ، حافظ جہانزیب کمبوہ ایڈووکیٹ، جناب کامران سندھو، جناب شاہد اقبال صابری ایڈووکیٹ، جناب عاصم احسان ایڈووکیٹ اور جناب سعید احمد چیمہ ایڈووکیٹ کی خدمات بھی قابل صد ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

آمین بحرمة النبی الامی الکریم

طالب شفاعت محمدی ﷺ بروز محشر

محمد متین خالد

لاہور

بعدالت جناب عمران شہباز صاحب ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا

ابتدائی معلومات

پٹیشن نمبر: PBS-SGD.22A/22B1469 /22(16/2022)

تاریخ آغاز سماعت: 14 جون 2022ء

تاریخ فیصلہ: 18 فروری 2023ء

ملک شفقت عباس اعوان ایڈووکیٹ ولد ملک عبدالرحمٰن اعوان، موجودہ صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن، سرگودھا (درخواست گزار)

بنام

1۔ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن کینٹ، سرگودھا
2۔ ڈسٹرکٹ کمپلینٹ پولیس آفیسر، سرگودھا/ ڈی پی او سرگودھا
3۔ فضہ طارق بنت طارق، ساکن فیصل ٹاؤن، گلی نمبر 1، سرگودھا
4۔ طارق ولد غلام عباس، ساکن فیصل ٹاؤن، گلی نمبر 1، سرگودھا
5۔ طیب ولد طاہر، ساکن فیصل ٹاؤن، گلی نمبر 1، حال مقیم انگلینڈ
6۔ طاہر ولد فضل الٰہی، ساکن فیصل ٹاؤن، گلی نمبر 1، سرگودھا

(مجوزہ ملزمان/ مدعا علیہان)

رِٹ پٹیشن زیر دفعہ 22۔اے/ 22۔بی، مجموعہ ضابطہ فوجداری

حاضر وکلاء: بدر عالم شیخ ایڈووکیٹ برائے درخواست گزار

خان وقار احمد خان وکیل برائے مدعا علیہان (ملزمان) نمبر 3 اور 4

مدعا علیہ نمبر 5 کی بیرون ملک روانگی کے حوالے سے رپورٹ فائل میں موجود ہے۔

متعدد کوششوں کے باوجود مدعا علیہ نمبر 6 کو عدالت میں حاضر نہ کیا جا سکا کیونکہ وہ دیئے گئے پتہ پر مقیم نہیں۔

فیصلہ

جناب عمران شہباز صاحب ایڈیشنل سیشن جج، سرگودھا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ اشرَح لِی صَدرِی o وَ یَسِّرلِی اَمرِی o وَاحلُل عُقدَةً مِّن لِّسَانِی o
یفقھوا قَولِی o (طہٰ:25 تا 28)

ترجمہ: اے میرے رب! میرا سینہ کشادہ کر دے (مجھے خود اعتمادی، اطمینان اور ہمت عطا فرما) اور میرا کام میرے لیے آسان فرما دے اور میری زبان سے (نقص کی) گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

2۔ درخواست کنندہ ملک شفقت عباس اعوان نے ایک درخواست زیر دفعہ 22۔اے اور 22۔بی مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت مدعا علیہ نمبر 1 ایس ایچ او پولیس اسٹیشن کینٹ سرگودھا کو ہدایت جاری کرنے کے لیے جمع کروائی ہے کہ مجوزہ ملزمان یعنی فضہ طارق بنت طارق، طارق ولد غلام عباس، طیب ولد طاہر اور طاہر ولد فضل الٰہی کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جائے۔ مزید کہا کہ درخواست گزار مسلمان ہے اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے۔ درخواست گزار ایک وکیل ہے جو ایک مقدمہ بعنوان ''عارف بنام ایس ایچ او پولیس سٹیشن اربن ایریا'' میں پیش ہوا جس میں مدعا علیہان/ مجوزہ افراد نمبر 3 تا 6 کے خلاف اس بنیاد پر فیصلہ ہوا کہ انہوں نے مذہبی جذبات برافروختہ کیے اور توہین کا ارتکاب کیا۔ اس مقدمہ کے درخواست گزار عارف نے اپنی بھتیجی فضہ طارق (مدعا علیہا نمبر 3) کے خلاف درخواست دائر کی کہ اس نے اسلام ترک کر دیا ہے اور قادیانی مذہب قبول کرلیا ہے۔ پولیس نے عدالت میں کلندرا زیر دفعہ 107/151 پیش کیا جس میں فضہ طارق نے اپنا بیان اس طرح ریکارڈ کروایا:

''میں اس رشتہ سے رضامند ہوں۔ میرے ماں باپ بھی راضی ہیں۔ مجھ پر کوئی دباؤ

نہ ہے۔ میں یہ رشتہ اپنی مرضی سے کر رہی ہوں اور اپنے والدین کی مرضی سے کر رہی ہوں۔ مجھ پر کسی کا پریشر نہ ہے۔ تقریباً ایک سال ہونے والا ہے کہ میں نے مرزائیت پر بیعت کر لی ہے"۔

مدعا علیہان/ مجوزہ ملزمان افراد نمبر 4 تا 6 نے بھی اپنے اعترافی بیانات پولیس اسٹیشن اربن ایریا، سرگودھا اور ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا کی عدالت میں جمع کروائے۔ مورخہ 19 اکتوبر 2021ء کو اس مقدمہ کے درخواست گزار محمد عارف نے پولیس اسٹیشن میں درخواست جمع کروائی کہ اس کی بھتیجی مدعا علیہا نمبر 3 فضہ طارق مورخہ 30 اکتوبر 2021ء کو طیب نامی قادیانی کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والی ہے۔ اس درخواست کی روشنی میں پولیس نے ہر فریق کے تین افراد کا چالان کیا اور قادیانی فریق کے اعترافی بیانات کے ساتھ ایک رپورٹ ایریا مجسٹریٹ کی عدالت میں جمع کروائی۔ فضہ طارق کا بیان واضح طور پر ثابت کر رہا ہے کہ اس نے توہین کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کر لیا ہے (نعوذ باللہ)۔ رِٹ پٹیشن میں زیر دفعہ 22-A/22-B مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت محمد خان گوہر ایڈووکیٹ کے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں جمع کروائے گئے تحریری دلائل ثابت کرتے ہیں کہ تمام سرزد افعال مجرمانہ شواہد پر مبنی ہیں۔ درخواست گزار اور دوسرے وکلاء یعنی محمد بدر عالم شیخ ایڈووکیٹ، راحیل احمد شیخ ایڈووکیٹ اور رانا محمد انور نے 5 مارچ 2022ء کو جمع کرائے گئے تحریری دلائل پر اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ دلائل توہین پر مبنی اور خلافِ قانون ہیں مزید یہ کہ سماعت میں نئی پیش رفتوں کی وجہ سے درخواست گزار نے نئی وجوہات کی بنا پر درخواست دائر کی ہے۔ درخواست گزار نے مدعا علیہ نمبر 1 / ایس ایچ او تھانہ کینٹ، سرگودھا اور متعلقہ ڈی ایس پی سے مقدمہ درج کرنے کے لیے رجوع کیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی، اس لیے حالیہ درخواست جمع کروانے کی ضرورت پیش آئی۔

3۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے بحث کی ہے کہ درخواست میں موجود بیانِ دعویٰ، مزید بیانات اور درخواست کے مندرجات سے واضح ہے کہ (ملزمان کی طرف سے) قابل دست اندازی (پولیس) افعال کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس لیے متعلقہ ایس ایچ او کو ہدایت کی جائے کہ مذکورہ بالا وجوہات کی بنیاد پر مجوزہ ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرے۔

4۔ دوسری طرف مدعا علیہان نمبر 3 اور 4 کے فاضل وکیل نے بحث کی کہ مدعا

علیہان نمبر 3 اور 4 نے کسی قسم کے (ناجائز) فعل کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔ مزید برآں، اس سے پہلے اسی قسم کی رِٹ پٹیشن زیر دفعہ 22-A/22-B دائر کی گئی تھی لیکن وہ درخواست مسترد ہوگئی تھی۔ کسی قابل دست اندازی فعل کا ارتکاب نہیں کیا گیا اور پولیس نے اپنی رپورٹ میں واضح طور پر اس حقیقت کا ذکر کیا ہے۔ آخر میں انہوں نے رِٹ پٹیشن مسترد کرنے کی استدعا کی۔

5۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ حالیہ درخواست 14 جون 2022ء کو دی گئی تھی۔ 14 جون 2022ء کا حکم ملاحظہ ہو کہ ایف آئی آر کے اندراج کے لیے کسی درخواست کے متعلق ایس ایچ او کی رپورٹ مانگی گئی۔ بد قسمتی سے متعلقہ ایس ایچ او نے اپنی رپورٹ جمع کروائی جس میں اس نے لکھا کہ اس نے دونوں فریقوں کو بلایا لیکن وہ پیش نہیں ہوئے جبکہ اسے کہا گیا تھا کہ ایف آئی آر درج کرنے کے لیے درخواست کے اندراج کے بارے میں بتائے۔ ایس ایچ او ذیشان/ ایس آئی کو بلایا گیا اور اسے معاملہ (کی سنگینی کے متعلق) سمجھایا گیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ دل و جان سے حکم کی پابندی کرے گا لیکن ایسا کچھ نہ ہوا اور اس نے فریقین کے پیش نہ ہونے کی رپورٹ جمع کروادی جس پر اسے ناقص کارکردگی اور مجرمانہ غفلت کی بنا پر شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔ متعلقہ ایس ایچ او نے جو جواب جمع کروایا، وہ غیر تسلی بخش پایا گیا اور معاملہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا کو اس ہدایت کے ساتھ بھیج دیا گیا کہ ایس ایچ او ذیشان/ ایس آئی کے خلاف غیر جانبدارانہ تفتیش کی جائے اور ایک ماہ کے اندر اندر عدالت کو آگاہ کیا جائے۔ فاضل ڈی پی او سرگودھا نے اپنی رپورٹ لیٹر نمبر 34661 مورخہ 7 نومبر 2022ء کو جمع کروائی جس میں اس نے ذیشان اقبال/ ایس آئی/ ایس ایچ او کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہوئے آئندہ اسے محتاط رہنے کی تنبیہ کی۔

6۔ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ درخواست گزار نے ایف آئی آر وغیرہ کے اندراج کے لیے کوئی درخواست جمع نہیں کروائی جبکہ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ اس نے ایف آئی آر کے اندراج کے لیے ڈی پی او سرگودھا اور متعلقہ ایس ایچ او کو پوسٹ آفس کے ذریعے درخواست بھیجی تھی۔ ایس ایچ او نے اپنی 7 جون 2022ء کی رپورٹ میں کہا کہ کسی قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور مبینہ الزامات قابل دست اندازی نہیں۔ صوبائی پولیس نے ایف آئی آر کے اندراج اور جرائم کی رپورٹنگ کے متعلق

عوام الناس کی تکالیف کا مداوا کرنے اور سہولت دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں جن میں 15 کال کو پولیس اسٹیشن سے مربوط کرنا بھی شامل ہے اور ہر پولیس اسٹیشن میں آن لائن پورٹل بھی قائم کیا گیا ہے جہاں ایف آئی آر کے اندراج کے لیے آن لائن درخواستیں دی جاتی ہیں۔ لیکن درخواست گزار نہ تو براہ راست پولیس کے پاس آیا نہ ایف آئی آر کے اندراج کے لیے درخواست جمع کروائی اور نہ ہی آن لائن پورٹل کے ذریعے کوئی درخواست جمع کروائی گئی ہے۔

7۔ڈسٹرکٹ کمپلینٹ آفیسر سرگودھا کی طرف سے جمع کروائی گئی تجاویز/ رپورٹ کے مطابق دونوں فریقوں کو 5 جولائی 2022ء، 15 جولائی 2022ء، 20 جون 2022ء، 23 جون 2022ء اور 25 جون 2022ء کو بلایا گیا۔ درخواست گزار ملک شفقت عباس صرف ایک بار پیش ہوا جس کی بات سنی گئی اور اس نے محمد عارف وغیرہ کا سابقہ ریکارڈ اور کچھ درخواستوں اور رپورٹس کی فوٹو کاپیاں جمع کروائیں۔ مدعا علیہ محمد طارق بھی پیش ہوا اور اس کی سماعت ہوئی۔ مدعا علیہ/ مجوزہ ملزم نے اپنا بیان تحریری شکل میں جمع کروایا جس میں اس نے الزامات کی تردید کی اور مزید پوچھنے پر اس نے بیان دیا کہ اس کی بیٹی فضہ نے طیب کے ساتھ اپنی رضا مندی سے شادی کی ہے۔ فریقین مختلف تاریخوں پر پیش ہوئے جس کی وجہ سے آمنے سامنے گفتگو نہیں ہوئی جبکہ مدعا علیہان فضہ طارق، طیب اور طاہر پیش نہیں ہوئے۔ ڈسٹرکٹ کمپلینٹ آفیسر نے اپنی رپورٹ میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ درخواست گزار اپنی درخواست کی پیروی کے لیے پیش نہیں ہوا اور اپنے موقف کی حمایت میں مزید کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اس کے برعکس مدعا علیہ طارق الزامات مسترد کر چکا ہے۔ چونکہ الزامات عدالت میں لگائے تھے، لہٰذا الزامات کی سچائی کا فیصلہ کرنے کے لیے عدالت ہی بہترین جگہ ہے۔

8۔ یہاں یہ دیکھنا بدقسمتی ہے کہ ڈسٹرکٹ کمپلینٹ آفیسر سرگودھا کوئی نتیجہ اخذ کرنے میں ناکام رہا باوجودیکہ اس کے پاس فریقین اور یہاں تک کہ مختلف مسالک کے مذہبی علماء کی رائے لینے کے وافر مواقع موجود تھے۔ ایک سینئر افسر سے اس قسم کی نامکمل/ غیر واضح رپورٹس اور رویے کی توقع نہیں جا سکتی اور اس قسم کا طرز عمل ناقص کارکردگی، نااہلیت اور فرائض کی ادائیگی میں عدم دلچسپی کی واضح مثال ہے۔ یہ چیز اداروں پر سے عوام الناس کا اعتماد کم کر رہی ہے۔ مذکورہ حقائق پر بات کرنے کا مقصد ڈسٹرکٹ کمپلینٹ آفیسر کو احساس دلانا

ہے کہ وہ فوجداری نظام عدل میں اہم کام سرانجام دے رہا ہے اور ایک سینئر پولیس افسر سے اس قسم کی (مضحکہ خیز) رپورٹس کی توقع نہیں کی جا سکتی اور اسے مورخہ 31 دسمبر 2018ء کو نوٹیفیکیشن نمبر 4507/EXE G-III میں جاری کردہ ایس او پیز کی پیروی کرنی چاہیے جسے ایڈیشنل انسپکشن جنرل آف پولیس، انٹرنل اکاؤنٹبلیٹی برانچ نے تمام متعلقہ شعبوں کو اپنے لیٹر نمبر 1366-1420/IAB مورخہ 22 مارچ 2019ء کو آگے بھیجا۔ میں فاضل ایس پی شکایات کے کام کی بہتر تفہیم کے لیے مذکورہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے بتائی گئی ایس او پیز یہاں نقل کرنا چاہوں گا۔

ایس پی شکایات کے کام کے لیے ایس او پیز

- شکایات جلدی نمٹانے کے لیے تمام ایس پی شکایات اس سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) کی پیروی کریں گے۔
- ایس پی شکایات اپنے دفاتر میں پیش کی گئی شکایات کا روزانہ کی بنیادوں پر ذمہ دار ہوں گے، خواہ وہ عدالت سے بھیجی جائیں یا شکایت کنندہ سے براہ راست ان کے دفتر میں جمع کروائی جائیں، ہر صورت میں درج ذیل کو یقینی بنایا جائے گا:
- ہر شکایت کے لیے ایک خاص نمبر بازیافتی حوالہ نمبر کے ساتھ جاری کیا جائے گا (بذریعہ سی ایم ایس)۔
- سماعت کے لیے فریقین کو بلاوے کے لیے ایک تحریری نوٹس دیا جائے گا۔
- اگر فریق سماعت کے لیے حاضر نہیں ہوتا تو دوسرے فریق کی عدم موجودگی میں فیصلہ دیا جائے گا۔
- ایس پی/ شکایات کے دفتر میں تحریری احکامات اور تمام کارروائیوں کی ایک الگ فائل بنائی جائے گی۔
- تمام ذرائع سے وصول ہونے والی شکایات کے انتظام/ ازالے کے لیے ایس پی شکایات کو نامزد کیا گیا ہے اور شکایات دور کرنے کے لیے وہ ایس او پیز کے نفاذ کو یقینی بنائے گا۔
- ایس پی شکایات یقینی بنائے گا کہ شکایت موصول ہونے پر شکایت کنندہ اور دوسرے

فریق سے آٹھ گھنٹوں کے اندر رابطہ قائم کیا جائے گا اور اس بارے میں رپورٹ سی ایم ایس لاگ ان کے سسٹم/سافٹ ویئر پر اپلوڈ کی جائے گی۔

- ایس پی شکایات یقینی بنائے گا کہ 24 گھنٹوں کے اندر دونوں فریقوں سے میٹنگ رکھی جائے گا اور اس بارے میں رپورٹ بھی لاگ ان پر اپلوڈ کی جائے گی۔
- دریں صورت کہ شکایت میں اگر صرف شکایت کنندہ کی شناخت ہوتی ہے اور دوسرے فریق کی نہیں تو ایس پی شکایات شکایت سنے گا۔ چوبیس گھنٹے کے اندر تمام گواہوں اور متعلقہ افراد کی تفصیلی سماعت ہو گی اور 72 گھنٹوں کے اندر اس شکایت کو مکمل کیا جائے گا اور رپورٹ سی ایم ایس کے سسٹم پر اپلوڈ کی جائے گی۔
- تمام درخواستوں میں مقامی پولیس کے تبصرے حاصل کیے جائیں گے اور اصل حقائق تک پہنچنے کے لیے تمام موجود حالات دیکھے جائیں گے۔
- تفتیش مکمل کرنے پر ایس پی شکایات اپنے نتائج کی رپورٹ سی ایم ایس کے ذریعے جمع کروائے گا اور تحریری طور پر بھی رپورٹ تیار کرے گا۔
- ایس پی شکایات یقینی بنائے گا کہ حتمی رپورٹ سات دن کے اندر سی ایم ایس کے سسٹم/سافٹ ویئر میں جمع کی جائے گی، سوائے ان مقدمات کے جو نامعلوم افراد کے ذریعے جائیداد کو نقصان پہنچانے کے بارے میں ہوں جہاں حتمی رپورٹ 72 گھنٹوں میں جمع کروائی جائے گی۔
- شکایت کی تفتیش مکمل کرنے پر ایس پی شکایات یقینی بنائے گا کہ دونوں فریقوں کو حتمی رپورٹ کی تصدیق شدہ کاپی مہیا کی جائے اور شکایت پر تفتیش کی حتمی رپورٹ متعلقہ عدالت کو جمع کروائی جائے، اگر ہدایات میں ایسا تقاضا کیا گیا ہو۔
- جہاں یہ معلوم ہو جائے کہ جرم قابل دست اندازی ہے، قانون کے مطابق ایف آئی آر کا فوری اندراج یقینی بنایا جائے گا۔ اس بارے میں متعلقہ عدالت میں رپورٹ جمع کروائی جائے گی اور درج شدہ ایف آئی آر اور رپورٹ کی نقل بھی سی ایم ایس کے سسٹم میں اپلوڈ کی جائے گی۔

9۔ ضلعی افسر شکایات/ایس پی انویسٹی گیشن کے کام کا طریقہ کار واضح اور جامع

ہے لیکن افسوس ہے کہ جامع ایس او پیز کی تشکیل اور ہر ضلع میں ضلعی افسر شکایات/ایس پی شکایات کی تعیناتی کے بعد بھی مقدمہ کرنے والوں کی مصیبتیں کم نہیں ہوئیں جس کی وجوہات فرائض سے غفلت برتنا اور ایس او پیز پر مناسب طور پر عمل نہ کرنا ہیں۔

10۔ شدید تحفظات کے ساتھ یہ دیکھا گیا کہ ایس پی شکایات کی ذمہ داری تھی کہ وہ تمام عینی شاہدین اور متعلقہ افراد کی 24 گھنٹوں کے اندر تفصیلی سماعت کرتا اور 72 گھنٹوں میں اس شکایت کو حتمی کر کے اس کی رپورٹ سی ایم ایس کے سسٹم میں اپلوڈ کرتا۔ مزید برآں، ایس پی شکایات کو یہ بات یقینی بنانا ہے کہ سات دن کے اندر حتمی رپورٹ سی ایم ایس کے سسٹم/سافٹ ویئر میں جمع کروائے، سوائے ان مقدمات کے جن میں نامعلوم افراد جائیداد کے خلاف کوئی جرم کریں اور اس صورت میں حتمی رپورٹ 72 گھنٹوں میں جمع کروائی جائے گی۔ شکایت پر تفتیش کی تکمیل پر ایس پی شکایات کی ذمہ داری تھی کہ حتمی رپورٹ کی مصدقہ نقل دونوں فریقوں کو فراہم کرنے کو یقینی بناتا اور شکایت اور اس پر حتمی تفتیشی رپورٹ متعلقہ عدالت میں جمع کرواتا، اگر ہدایات کا یہ تقاضا ہوتا۔ تفتیش کی تکمیل پر جب یہ معلوم ہو گیا تھا کہ قابل دست اندازی جرم کیا گیا ہے تو قانون کے مطابق ایف آئی آر کا فوری اندراج کیا جاتا۔ اس بارے میں رپورٹ متعلقہ عدالت میں جمع کروائی جاتی اور رپورٹ کی نقل اور مندرجہ ایف آئی آر، سی ایم ایس کے سسٹم میں اپلوڈ کی جاتیں۔ اگرچہ ایس پی شکایات نے فریقین کی بات سنی لیکن وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکا کہ آیا قابل دست اندازی جرم ہوا ہے یا نہیں بلکہ اپنی ذمہ داری عدالت کے کندھے پر رکھی جس کے لیے وہ خود ذمہ دار تھا۔ ضلعی افسر شکایات نے قانون کے مطابق اس معاملے پر توجہ نہ دی بلکہ محض مبہم اور نامکمل رپورٹ/تبصرے دے کر خود کو بری الذمہ قرار دیا۔ اسلام قانون کی حکمرانی مانتا ہے اور اپنے پیروکاروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قانون کا احترام کریں اور قانون اپنے ہاتھوں میں نہ لیں۔ ریاست کے ہر ادارے کا یہ فرض ہے کہ کسی خوف، رعایت اور اقربا پروری کے بغیر قانون کے مطابق اپنے فرائض پورے کرتے ہوئے عدل فراہم کریں۔ **PLD 2002 Lahore 587** میں رپورٹ ہونے والے ایک مقدمہ میں عزت مآب لاہور ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ تفتیشی افسران جو ترجیحی طور پر اسلامی فقہ سے شناسا ہیں اور دریں صورت کہ وہ خود اسلامی قانون سے

واقف نہ ہوں تو اس ٹیم میں ایک معروف اور مستند عالم شامل کیا جا سکتا ہے اور پھر یہ ٹیم تفتیش کرے کہ آیا کوئی جرم سرزد ہوا یا نہیں اور اگر یہ اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ جرم کا ارتکاب ہوا ہے تو پھر صرف پولیس اس معاملے میں آگے بڑھ سکتی ہے۔ اگر چہ مذکورہ ہدایت ایف آئی آر کے اندراج کے بعد کی گئی لیکن ضلعی افسر شکایات جیسے اعلیٰ افسر کی تعیناتی کسی حکمت کے بغیر نہ تھی اور ضلعی افسر شکایات کی راہنمائی کے لیے جاری کی گئی ایس او پیز یہ واضح کرتی ہیں کہ وہ شکایت کنندہ، گواہوں اور ہر متعلقہ فرد کی سماعت کر سکتا ہے۔ ضلعی افسر شکایات نے ایس او پیز پر عمل درآمد نہ کیا اور وہ اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام رہا۔

11۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ بہت سنجیدہ مذہبی معاملہ ہے لیکن شکایت کنندہ/ درخواست گزار متعلقہ حکام کے سامنے کارروائی میں صرف ایک بار پیش ہوا۔ مزید برآں، قانون کے مطابق شکایت کنندہ/ درخواست گزار کی یہ ذمہ داری تھی کہ پہلے متعلقہ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر کے اندراج کے درخواست دیتا لیکن اس نے ایسی کوئی درخواست نہ دی جیسا کہ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے کہ درخواست گزار نے ایف آئی آر وغیرہ کے اندراج کے لیے کوئی درخواست نہیں دی۔ تاہم درخواست گزار نے کہا ہے کہ اس نے ایف آئی آر کے اندراج کے لیے درخواست ڈاک خانے کے ذریعے ڈی پی او سرگودھا اور متعلقہ ایس ایچ او کو بھیجی تھی۔ صوبائی حکومت نے ایف آئی آر کے اندراج اور جرائم کی رپورٹنگ کے حوالے سے عوام الناس کی تکالیف کے ازالے اور ان کی سہولت کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں جن میں 15 کال کو پولیس اسٹیشن سے ہم آہنگ کیا گیا ہے اور ہر پولیس اسٹیشن میں آن لائن پورٹل بھی قائم کیا گیا ہے جہاں ایف آئی آر کے اندراج کی آن لائن درخواستیں داخل کی جا سکتی ہیں لیکن درخواست گزار نہ تو براہ راست پولیس کے پاس آیا نہ ایف آئی آر کی رجسٹریشن کے لیے کوئی درخواست جمع کروائی اور نہ ہی آن لائن پورٹل کے ذریعے کوئی درخواست جمع کروائی۔

12۔ ضلعی افسر شکایات/ ایس پی شکایات کا تقرر مکمل غور و خوض کے بعد بظاہر دو مقاصد کے لیے کیا گیا تھا کہ اگر ایس ایچ او نے ایف آئی آر درج نہیں کی تھی تو پریشان شخص فرد کو سینئر پولیس افسر کے سامنے ازالہ کا موقع ملے اور محکمہ کے دائرے کے اندر ہی معاملہ حل

ہو جائے۔ دوسرا مقصد یقیناً یہ ہے کہ ایس پی شکایات/ضلعی افسر شکایات سنگین مقدمات کو قانون کے مطابق نمٹیں۔

13۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے رِٹ پٹیشن زیر دفعہ 22-A/22-B مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت بعنوان ''محمد عارف بنام ایس ایچ او'' کی مصدقہ نقل دکھائی ہے جس میں محمد خان گوہر ایڈووکیٹ نے تحریری دلائل جمع کروائے ہیں اور مدعا علیہان/ مجوزہ ملزمان کی طرف سے درج ذیل باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

''میں اس رشتہ سے رضامند ہوں۔ میرے ماں باپ بھی راضی ہیں۔ مجھ پر کوئی دباؤ نہیں۔ میں یہ رشتہ اپنی مرضی اور اپنے والدین کی مرضی سے کر رہی ہوں۔ مجھ پر کسی کا پریشر نہ ہے۔تقریباً ایک سال ہونے والا ہے کہ میں نے مرزائیت پر بیعت کر لی ہے''۔

ایس ایچ او پولیس اسٹیشن اربن ایریا سرگودھا نے مورخہ 3 نومبر 2021ء کو اپنی رپورٹ میں بھی یہی (بیان) سطریں ذکر کی ہیں جو زیر دفعہ 22-A/22-B مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت بعنوان ''محمد عارف بنام ایس ایچ او اربن ایریا وغیرہ'' تحریری درخواست جمع کروائی ہے۔ مدعا علیہ محمد طارق کی طرف سے یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اس کی بیٹی فضہ طارق نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے اور قادیانی مذہب قبول کر لیا ہے۔ قادیانیوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973ء میں دوسری ترمیم کے ذریعے 7 ستمبر 1974ء کو غیر مسلم قرار دیا گیا جس کے ذریعے آرٹیکل 260(3) کی ترمیم یوں کی گئی کہ ''آئین میں اور تمام قوانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں، جب تک کہ موضوع یا سیاق میں اس کے خلاف نہ ہو (اے) ''مسلمان'' سے مراد ایسا شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدت و توحید اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتا ہو اور ایک نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو اور نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے اور (بی) ''غیر مسلم'' سے مراد ایسا شخص ہے جو مسلمان نہ ہو اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص (جو خود کو 'احمدی' یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں سے تعلق رکھنے

والا کوئی شخص شامل ہے۔

14۔ درج ذیل قرآنی آیت ختم نبوت کے حوالے سے واضح احکامات پر مشتمل ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا. (احزاب:40)

انگریزی ترجمہ:

Muhammad(ﷺ) is not the father of (any) one of your men, but (he is) the Messengerof Allah and seal (i.e., last) of the prophets. Andever is Allah, of all things, Knowing.

اردو ترجمہ

''نہیں ہیں محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیا کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

15۔ قانون نے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 295-A، 295-B اور 295-C میں خصوصی دفعات شامل کی ہیں، اس صورت سے نمٹنے کے لیے کہ ''جو کوئی الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے، یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلا واسطہ، اشارتاً یا کنایتاً حضرت محمد ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے''۔ یہ تعریف بہت وسیع ہے اور صرف زبانی یا تحریری اظہار تک محدود نہیں بلکہ اس میں ظاہری علامتیں، تہمت، طعنہ یا اشارۃً کنایۃً بالواسطہ یا بلاواسطہ بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ایک مسلمان جو قادیانیت/مرزائیت قبول کرتا ہے، وہ مرتد ہو جاتا ہے (ایسا شخص جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسے ترک کر دیا ہو) جس کی اسلامی ریاست میں اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اسلام کے دو ایسے بنیادی ستون ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کا انہدام ایسے شخص کا امت سے اخراج جائز بنا دیتا ہے۔ قادیانیت قبول کرنے کے حوالے سے (مدعا علیہ نمبر 3 کا) اعترافی بیان/سطریں ارتداد کے ثبوت کے لیے کافی ہیں جو ایک (خود) ارادی فعل ہے اور توہین (رسالت ﷺ) کی کوشش ہے اور واضح طور پر مذہبی جذبات برانگیختہ کرنے کا سبب ہے۔ درخواست کے مندرجات قابل دست اندازی جرم دکھا رہے ہیں۔

16۔لہٰذا درج بالا بحث کی روشنی میں یہ درخواست منظور کی جاتی ہے اور ایس ایچ او پولیس اسٹیشن کینٹ سرگودھا کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 154 کے تحت (ملزمان کے خلاف) ایف آئی آر کا اندراج کرے اور قانون کے مطابق کارروائی آگے بڑھائے۔ اس حکم کی ایک نقل فاضل آر پی او سرگودھا، فاضل ڈی پی او سرگودھا، ضلعی افسر شکایات سرگودھا اور ایس ایچ او پولیس اسٹیشن کینٹ سرگودھا کی اطلاع اور قانون کے مطابق سختی سے کارروائی کے لیے بھیجی جائے۔ فاضل آر پی او سرگودھا، فاضل ڈی پی او سرگودھا اور ضلعی افسر شکایات سرگودھا کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مورخہ 22 مارچ 2019ء کو ایڈیشنل انسپکشن جنرل آف پولیس، انٹرنل اکاؤنٹیبلٹی برانچ کی طرف سے متعلقہ سب لوگوں کو بھیجے گئے خط نمبر 1366-1420/IAB میں جاری کی گئی ایس او پیز پر عمل درآمد یقینی بنائیں۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 107، 151 کے تحت پولیس ریکارڈ اور عدالتی رپورٹ واپس بھیجی جاتی ہے جبکہ اس کیس کی فائل ضروری تکمیل کے بعد ریکارڈ روم میں بھیجی جائے۔

دستخط: **تاریخ فیصلہ**

عمران شہباز **18 فروری 2023ء**

ایڈیشنل سیشن جج ایکس آفیشو جسٹس آف پیس، سرگودھا

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

فتنۂ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے

ترتیب وتحقیق
محمد متین خالد

- وہ محکم فیصلے جن کا ہر لفظ قولِ فیصل، ہر سطر برہانِ قاطع اور ہر جملہ شاہد عدل ہے۔
- وہ تاریخ ساز فیصلے جنھوں نے ملت کی بے زمام ناقہ کو منزل تک پہنچانے میں رہبر کا کردار ادا کیا۔
- وہ شفاف فیصلے جو کذب کو صداقت کا آئینہ دکھاتے ہیں۔
- وہ عہد آفریں فیصلے جنھوں نے حق و باطل کے مابین خط امتیاز کھینچ کر رکھ دیا۔
- وہ واضح فیصلے جنھوں نے جعلی نبوت کے پیروکاروں کے چہروں پر پڑے تقدیس کے ہر نقاب کو اُلٹ دیا۔
- وہ آئینہ صفت فیصلے جس میں قادیانی گروہ کا سربراہ اور اس کے پیروکار اپنا اصل چہرہ دیکھ کر بلبلا اُٹھے۔
- وہ دوٹوک فیصلے جنہیں تحریر کرتے ہوئے فاضل منصفین کے قلم شمشیرِ صدیقیؓ اور دُرۂ فاروقیؓ کا روپ دھار گئے۔
- وہ مبنی برحق فیصلے جو باطل کے ہر نشیمن کے لیے برق خاطف ثابت ہوئے۔
- وہ ایمان پرور فیصلے جو ہر مسلمان کے رگ و پے میں عشقِ رسالتِ مآب ﷺ کی چنگاریاں رخشندہ کرتے ہیں۔
- وہ جرأت مندانہ فیصلے جو وطن عزیز میں دہشت گردی کے مرتکب ''قادیانی مافیا'' کے لیے احتساب کے کٹہرے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ عدالتی فیصلے

- قادیانیوں کی زہریلی سازشوں اور تخریبی کارروائیوں کی لرزہ خیز روداد ہیں۔
- قادیانیوں کی طرف سے شانِ رسالت ﷺ میں توہین، قرآن مجید اور کلمہ طیبہ میں تحریف، شعائر اسلامی کا تمسخر، آئین کا مذاق اور قانون کی خلاف ورزیوں کا وہ حقائق نامہ ہے جس نے ہر قادیانی کو رسوائے زمانہ گستاخِ رسول ''سلمان رشدی'' قرار دیا ہے۔
- ججوں، سیاستدانوں، آئین شناسوں، وکیلوں، صحافیوں، دانشوروں، علماء اور طالب علموں کے لیے ایک راہنما کتاب کا کام دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔ 061-4783486

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161